سوال

موسی علیہ السلام کے متعلق معلومات

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اورانہیں نبی بنا کر بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیا تاکہ وہ انہیں اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی طرف دعوت دیں ۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

یادرکھو جب ہم نے موسی علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اور انہیں اللہ تعالی کے احسانات یاد دلا اس میں ہر ایک صبر وشکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں

ابراہیم/5

اورھارون علیہ السلام جوکہ موسی علیہ السلام کے نسبی بھائی ہیں انہیں بھی اللہ تعالی نے جب موسی علیہ السلام کو فرعون کی طرف نبی بنا کر بھیجنا چاہا تو موسی علیہ السلام کی طلب پر ان کا بازو بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

اور ہم نے اپنی خاص رحمت ومہربانی سے اس کے بھائی ھارون کو نبی بنا کر عطا کیا مریم/53

_اس وقت بنواسرائیل مصر میں فرعون کی حکومت کے ماتحت ہو کے رہتے تھے اور فرعون نے انہیں ظلم واستبداد میں جکڑرکھا تھا اوران کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا اورلڑکوں کو قتل کروا دیتا تھا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوران میں سے ایک فرقہ کو کمزور کررکھا تھا اوران کے لڑکوں کو توذبح کرڈالتا اوران کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بیشک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے القصص/4

موسی علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے اور اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ فرعون کے گھر میں پرورش پائیں توان کی والدہ نے انہیں صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا ۔

آل فرعون نے انہیں اٹھا لیا اور فرعون کی بیوی آسیہ خوش ہوئی اورانہیں اس کے قتل سے روک دیا جب موسی علیہ السلام پختہ عمر میں پہنچے تو اللہ تعالی نے انہیں حکمت وعلم سے نوازا ۔

ایک دن بنی اسرائیل کے ایک شخص نے موسی علیہ السلام سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگی تو موسی علیہ السلام نے اسے مکہ مارا جس سے وہ مرگیا تو اس پر موسی علیہ السلام نادم ہوئے اوراپنے رب سے بخشش طلب کی تو اللہ تعالی نے انہیں معاف کردیا ۔

توموسی علیہ السلام شہر میں ڈرے ڈرے سے رہنے اور انتظار کرنے لگے اور دوسرے دن پھر موسی علیہ السلام نے اسی تخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن سے لڑرہا ہے تو اس نے دوبارہ موسی علیہ السلام سے مدد طلب کی تو موسی علیہ السلام اسے غصہ ہوئے جس سے اس شخص نے یہ خیال کیا کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں ۔

تو وہ کہنے لگا کیا جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو القصص/19

تو اس دشمن نے یہ خبر قوم فرعون کو دے دی اور وہ موسی علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے تلاش کرنے لگے تو ایک صالح اور نیک شخص نے آکر موسی علیہ السلام کو قوم فرعون کے ارادہ سے آگاہ کیا اور انہیں یہ نصیحت کی کہ وہ مصر سے نکل جائیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

توموسی علیہ السلام وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے کہنے لگے اے میرے رب! مجھے ظالموں کے گروہ سے بچالے القصص21

اور موسی علیہ السلام مدین کی طرف چل نکلے اور وہاں جاکر آٹھ سال کی ملازمت کے بدلے ایک کریم اور اچھے شیخ کی بیٹی سے شادی کرلی جب مدت ملازمت پوری ہوئی تو موسی علیہ السلام اپنی بیوی کو لیکر مصر روانہ ہوئے جب طور سیناء پہنچے تو اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ انہیں اپنی کرامت اور نبوت اور کلام کی خصوصیت سے نوازے تو موسی علیہ السلام راستے سے بھٹک گئے اور آگ دیکھی ۔ ۔

{ تو اپنے گھر والوں کو کہنے لگے تم ذراسی دیر ٹھر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی انگارہ تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسی ، یقینا میں ہی تیرا رب ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے کیونکہ تو پاک میدان طوی میں ہے ، اور میں نے تجھے منتخب کر لیا ہے اب جو وحی کی جائے گی اسے کان لگا کر سن ، بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ، یقینا قیامت آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو } طہ/10-15

پھر اللہ تعالی نے کچھ معجزات دکھانے چاہے تو اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی لاٹھی زمین پر رکھیں تو وہ زمین پر رکھتے ہی سانپ بن گئی ، ، ، اور یہ کہ وہ اپنا ھاتھ بغل میں ڈالیں تو وہ چمکتا ہوا نکل آیا ، ، پھر اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا یہ دونوں معجزے لے کر فرعون کے پاس جاؤ ہوسکتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کرلے یا ڈر جائے کیونکہ وہ سرکشی اور فساد کی حدیں پھلانگ چکا ہے ۔

اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائی ھارون علیہ السلام کو بھی نبی بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں مذکور ہے :

آپ دونوں فرعون کے پاس جائیں بے شک وہ حد سے گذر چکا ہے ، تو اس سے نرم گفتگو کریں شائد کہ وہ نصیحت قبول کرلے یا اس کے دل میں اللہ تعالی کا ڈر پیدا ہو جائے ، دونوں نے کہا ، اے ہمارے رب! ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کرجائے یا تیرے حق میں مزید سرکشی نہ کرنے لگے ، اللہ تعالی نے کہا تم دونوں ڈرو نہیں ، بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں ، لہذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تمہارے رب کے رسول ہیں ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دو ، اور انہیں عذاب و تکلیف سے دوچار نہ کرو ہم تمہارے پاس تمہارے رب کا معجزہ لے کر آئے ہیں ، اور سلامتی اس آدمی پر ہو جو راہ حق کی پیروی کرے طہ/43-47

_ تو موسی اور ھارون علیہما السلام فرعون کے پاس گئے اور اسے پیغام پہنچایا ، اور فرعون نے موسی علیہ السلام سے سوال کیا > اور فرعون کہنے لگا رب العالمین کون ہے ؟ موسی علیہ السلام نے کہا ، وہ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان پائی جانے والی تمام مخلوقات کا رب ہے ، اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو ، < الشعراء/23

پھر فرعون نے موسی علیہ السلام سے ان کے صدق کی دلیل مانگی ، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

فرعون نے کہا، اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے ظاہر کرو، اگر سچے ہو، تو موسی علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی اور وہ ایک اژدہا بن کر ظاہر ہوگئی اور اپنا ھاتھ باہر کیا تو وہ دیکھنے والوں کو سفید چمکتا ہوا نظر آنے لگا الاعراف/

جب فرعون اور اس کے درباریوں نے یہ کچھ دیکھا تو موسی علیہ السلام جادو کی تہمت لگائی اور ان کے مقابلے میں جادوگروں کو مال و دولت دے کر اکٹھا کرلیا اور پھر لوگوں کو بھی ان کے قومی تہوار پر اکٹھا کرلیا تو جادوگروں نے اپنا جادو دکھانے کے لئے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں ۔ ۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

جب انہوں نے اپنا جادو پیش کیا تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کردیا اور ان کے دلوں میں رعب پیدا کردیا اور انہوں نے بڑا جادو پیش کیا الاعراف/116

اس کے بعد اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی جادوگروں کے مقابلہ میں مدد فرمائی اور ان کی تدابیر کو باطل کر کے رکھ دیا تو جادوگر اللہ رب العالمین پر ایمان لے آئے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اور ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو، تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے جادوگروں کے جھوٹ کو نگل گئی، تو حق ثابت ہوگیا اور جادوگروں کا عمل بے کار ہوگیا ، چنانچہ وہ سب مغلوب ہو کر رہ گئے اور انہیں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا، اور جادوگر سجدہ میں گر گئے انہوں نے کہا ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے، جو موسی اور ھارون علیھما السلام کا رب ہے الاعراف/117-122

اور جب جادوگر اللہ تعالی پر ایمان لے آئے تو فرعون نے جادرگروں کےالٹے ھاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر لٹکا دیا، لیکن وہ ان سب تکلیفوں کو برداشت کرتے ہوئے اسلام کی حالت میں ہی اللہ تعالی سے جاملے اور اس کی کسی دھمکی کی پرواہ تک نہ کی، پھر قوم فرعون کے بڑے بڑے لوگوں نے فرعون کو یہ مشورہ دیا کہ وہ موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو قتل کردے تاکہ وہ زمین میں فساد نہ کریں ۔

تو انہوں نے بچوں کو قتل کرنا شروع کردیا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیا تو موسی علیہ السلام نے اس پر بنو اسرائیل کو صبر کرنے کی وصیت کی اس کے بعد فرعون نے موسی علیہ السلام کے لئے تنگی پیدا کردی اور موسی علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو میں موسی کو قتل کردوں، اور وہ اپنے رب کو بلالے، مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل کر رکھ دے گا، یا ملک میں فساد پیدا کردے گا غافر/26

اور جب وہ موسی علیہ السلام کے قتل میں سوچ رہے تھے تو آل فرعون میں سے ایک مومن شخص جو کہ اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کو اس کے ضمیر نے جھنجھوڑا تو وہ موسی علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے کہنے لگا اگر وہ جھوٹا ہے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں دے سکتا، اور اگر وہ سچا ہے تو جس چیز کا وہ تمہارے ساتھ وعدہ کررہا ہے وہ آپہنچے گا اور اس شخص نے فرعون اور اس کی قوم کو نصیحت میں کوئی کمی نہ چھوڑی لیکن انہوں نے اس کی بات نہ مانی اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

فرعون نے کہا میں تو تمہیں وہی سجھا رہا ہوں جو میں مناسب سمجھ رہا ہوں، اور میں تو تمہیں وہ راہ دکھا رہا ہوں جسے اختیار کرنے میں ہی تمہاری خیر ہے غافر/29

اور موسی علیہ السلام فرعون اور اس کی قوم کو اچھے طریقے سے وعظ و نصیحت کرتے رہے لیکن اس کے باوجود وہ زمین میں فساد کرنے سے باز نہ آئے اور نہ ہی وہ مومنوں کو تکالیف دینے سے ہی رکے، تو موسی علیہ السلام نے ان کے لئے بددعا کی تو اللہ تعالی نے اقوم فرعون کو قحط سالی اور خشک سالی سے دوچار کردیا اور پھلوں میں بھی کمی کردی شائد کہ وہ نصیحت حاصل کریں لیکن انہوں نے پھر بھی اطاعت نہ کی بلکہ وہ اپنے جرائم اور سرکشی پر ڈٹے رہے تو اللہ تعالی نے انہیں مختلف قسم کے مصائب میں مبتلا کردیا شائد کہ وہ پلٹ آئیں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں :

اور فرعونیوں نے کہا کہ تم چاہے جو نشانی لے آؤ، تاکہ اس کا جادو ہم پر کرو، ہم لوگ تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں، تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیوں اور جوؤں اور مینڈکوں اور خون کا عذاب کھلی اور واضح نشانیوں کے طور پر بھیجا، پھر بھی انہوں نے تکبر کیا، اور وہ تھے ہی مجرموں کی جماعت الاعراف/132-133

جب فرعون کی سرکشی بڑھ گئی تو حکم الہی سے مصائب سے نجات کا وقت آیا تو اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بنواسرائیل کو مصر سے چوری چھپے نکال لیں ۔

فرعون کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے موسی علیہ السلام اور انکی قوم کو پکڑنے کے لئے بہت بڑا لشکر اکٹھا کیا قبل اس کے کہ وہ فلسطین پہنچ جائیں ، فرعون اور اس کا لاؤ لشکر اپنے پیچھے مال ودولت اور محلات وباغات چھوڑ کر موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کے پیچھے نکلے اور انہیں طلوع شمس کے وقت بحر احمر کے ساحل کے پاس جالیا تو اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام اور انکی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو غرق کر دیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اور ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ آپ ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جائیے ، اس لئے کہ آپ لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا ، اس کے بعد فرعون نے (فوج جمع کرنے کے لئے) شہروں میں اپنے نمائندے بھیج دیئے ، اس پیغام کے ساتھ کہ بنی اسرائیل (ہمارے مقابلہ میں) بہت تھوڑی میں ہیں ، اور انہوں نے ہمارے غیظ وغضب کو بھڑکا دیا ہے ، اور ہم سب پورے طور پر چوکنا اور دشمن کے مقابلے لئے تیار ہیں ، پس ہم نے انہیں (اس طرح) ان کے باغات اور چشموں اور خزانوں اور عالی شان مکانات سے نکال باہر کیا ، ہم نے ان کے ساتھ ایسا کیا ، اور ان تمام چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنا دیا ، تو وہ لوگ صبح کے وقت ان کے قریب پہنچ گئے ، جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو نظر آنے لگیں ، تو موسی علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا ، اب ہم یقینا پکڑ لئے گئے ، موسی علیہ السلام نے کہا ، ایسا ہرگز نہیں ہوگا ، بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے ، ، وہ ضرور میری مدد کرے گا ، تو ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ آپ لاٹھی سمندر کے پانی پر ماریئے (انہوں نے ایسا ہی کیا) اور سمندر (دو حصوں میں) پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ ایک بڑے پہاڑ کی مانند ہوگیا ، اور ہم دوسروں کو بھی اس کے قریب لے آئے ، اور موسی علیہ السلام اور ان کے تمام ساتھیوں کو ہم نے بچالیا ، پھر دوسروں کو ڈبو دیا ، یقینا اس واقعہ میں ایک نشانی ہے لیکن اکثر مشرکین ایمان لانے والے نہیں ہیں ، اور بے شک آپ کا رب بڑی عزت والا بے حد مہربان ہے الشعراء /52-68

تو اس طرح فرعون اور اس کا لاؤ لشکر ہلاک ہوا اور جب وہ غرق ہونے

لگا تو ایمان لے آیا لیکن یہ ایمان اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکا ، اور اللہ تعالی نے اس کا بدن باقی رکھا تاکہ اس کے بعد آنے والوں کے لئے نشان عبرت ہو ، دنیا میں آل فرعون کو سمندر میں غرق کر کے سزا دی گئی اور آخرت میں ان کے لئے شدید ترین عذاب ہوگا اسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اور فرعونیوں کو برے عذاب نے گھیر لیا ، وہ لوگ صبح وشام نار جہنم کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں ، اور جس دن قیامت آئے گی ، اللہ تعالی فرمائے گا فرعونیوں کو سب سے سخت عذاب میں داخل کرو غافر /46-47

اور بنواسرائیل نے موسی علیہ السلام کے معجزات دیکھے جن میں سے آخری معجزہ بنواسرائیل کی نجات اور ان کے دشمن فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کی ہلاکت تھی اور یہ سب معجزات بنواسرائیل کے دلوں میں سے بت پرستی کی جڑ کو اکھیڑنے کے لئے کافی تھے مگر یہ کہ بعض اوقات ان کی بت پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی تھی ، اور موسی علیہ السلام کو انہیں اللہ وحدہ کی عبادت کی طرف لانے میں بہت تگ ودو کرنی پڑی اور بہت سے ادوار میں سے گذرنا پڑا اسی میں سے یہ بھی ہے :

بنواسرائیل نے سمندر کراس کیا تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو بت پرست تھی ، تو انہوں نے موسی علیہ السلام سے بت طلب کیا تاکہ وہ بھی ان کی طرح بت کی عبادت کریں تو موسی علیہ السلام نے انہیں کہا :

واقعی تم لوگ بالکل نادان ہو ، بے شک یہ لوگ جس دین پر ہیں وہ تباہ کر دیا جائے گا ، اور ان کا تمام کیا دھرا بے کار ہو جائے گا موسی علیہ السلام نے کہا کیا میں تمہارے لئے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود ڈھونڈھ لاؤں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے الاعراف /138-140

اور جب بنواسرائیل بیت المقدس کی طرف چلے تو راستے میں انہیں پیاس نے آ لیا جس کی انہوں نے موسی علیہ السلام سے شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے انہیں پانی پلایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اور جب موسی علیہ السلام سے ان کی قوم نے پانی کا مطالبہ کیا ، تو ہم نے انہیں بذریعہ وحی بتایا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے ، چنانچہ اس سے بارہ چشمے ابل پڑے ، تو تمام لوگوں نے اپنے

گھاٹ پہچان لئے الاعراف/

اورانہوں نے راستے میں ہی سورج کی گرمی اورکھانے کی قلت کی شکایت کی توموسی علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالی سے دعاکی تواللہ تعالی نے ان پر بادلوں سے سایہ کیا،اورانہیں اچھی اچھی اشیاء کارزق عطاکیالیکن انہوں نے اس پرشکرادانہیں کیا بلکہ اس کے علاوہ اورکچھ بھی طلب کیا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے :

اورہم نے ان پربادل کاسایہ کردیا،اوران پرمن وسلوی اتارہ،اورکہاکہ ہم نے تمہیں جواچھی چیزیں بطورروزی دی ہیں انہیں کھاؤ،اورانہوں نے ہم پرظلم نہیں کیا،بلکہ خوداپنے حق میں ظلم کیاہے الاعراف/160

اسکے بعدپھروہ شکایت کرنے لگے اورکہنے لگے :

ہم توایک کھانے پرہرگزصبرنہیں کریں گے،اس لئےاپنے رب سے دعاکیجئے کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں پیداکرے جوزمین اگاتی ہے یعنی ساگ،ککڑی،گندم،مسور،اورپیازالبقرۃ/

اوراللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھاکہ وہ ان پرکتاب نازل کرے گا جس میں بنواسرائیل کے لئے اوامرونواہی ہونگے،توجب فرعون ہلاک ہوگیا توموسی علیہ السلام سے کتاب کاسوال کیا تواللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام کوچالیس دن روزے رکھنے کا حکم دیا توموسی علیہ السلام نےاپنے بھائی ھارون علیہ السلام کواپنی قوم میں خلیفہ بنایا اوران دنوں کے ررزے رکھے۔

پھراللہ عزوجل نے کوہ طورکے پاس موسی علیہ السلام پرتورات نازل فرمائی جس میں وعظ ونصیحت اورہرچیزکابیان تھا،اورجب موسی علیہ السلام اپنی قوم میں واپس آئے توانہیں بچھڑے کی عبادت کرتے ہوئے پایاجسے سامری نے زیورات سے ان کے لئے تیارکیااورانہیں یہ کہاکہ تمہارااورموسی علیہ السلام کاالہ تویہ ہے،ارشادباری تعالی ہے :

پھرسامری نے ان کے لئے (ان زیورات سے) ایک بچھڑے کاجسم بناکرنکالاجس سے گائے کی آوازنکلتی تھی،توسامری کے پیروکاروں نے کہایہی تمہارامعبودہے اورموسی علیہ السلام کابھی لکین موسی علیہ السلام بھول گئے ہیں،کیاوہ دیکھتے نہیں کہ وہ بچھڑاان کی کسی بات کاجواب نہیں دیتااورنہ انہیں نفع یانقصان دینے کی قدرت رکھتاہے،اورھارون علیہ السلام نے توانہیں اس سے پہلے خبردارکردیاتھاکہ اے میری قوم کے لوگو!تم بچھڑے کے ذریعے فتنہ میں پڑگئےہواوربے شک تمہارارب رحمن ہے پس تم لوگ میری پیروی کرواورمیراحکم مانو،سامریوں نے کہا،ہم توانسی بچھڑے کی عبادت پرجمے رہیں گے حتی کہ موسی علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کرآجائیں طہ/88-91

توجب موسی علیہ السلام واپس آئے توانہیں غصہ ہوئے اورانہیں ملامت کی اورانہیں حق بیان کیا،اورپھربچھڑے کوجلاکرراکھ کردیااوراسے سمندرمیں پھینک دیا،اورسامری کوسزادی توسامری کسی بھی چیزکے لمس سے تکلیف محسوس کرتاتھا۔

بنواسرائیل بچھڑے کی عبادت کرنے پرنادم ہوئے توموسی علیہ السلام نے ان میں سے سترآدمی اختیارکئےاورانہیں کوہ طورلے گئےتاکہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت کریں اوراپنے کئے کی ندامت کااظہارکریں،تواس وقت اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے کلام کی لیکن ان میں سے بعض اس پرایمان نہ لائے کہ موسی علیہ السلام سے کلام کرنے والااللہ تعالی ہی ہے اورنافرمانی کی اوریہ کہنےلگے کہ ہم اللہ تعالی کواپنے سامنے دیکھناچاہتیں ہیں اسی کاذکراس فرمان ربانی میں ہے :

اورجب تم نے موسی علیہ السلام سے کہاکہ ہم توتم پرہرگزایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالی کوسامنے نہ دیکھ لیں،تودیکھتے ہی دیکھتے کڑک اورگرج والی آگ نے تمہیں پکڑلیا پھرہم نے تمہاری موت کے بعدتم کوزندہ کیا،تاکہ تم شکرگزاربنوالبقرۃ/55-56

اورجب موسی علیہ السلام بنواسرائیل میں تورات لے کرواپس آئے توانہوں نے اسے قبول کرنے سے ہی انکارکردیااوراس کے احکام سے کنی کترانےلگے توموسی علیہ السلام کے ڈرانے اوردھمکانے پراسے قبول کیا جیساکہ اللہ سبحانہ وتعالی کاارشادہے :

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا، اور طور پہاڑ کو تمہارے اوپر اٹھایا (اور کہا کہ) ہم نے تمہیں جو دیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لو، اور اس میں جو کچھ ہے اسے یاد کرو تاکہ (اللہ تعالی سے) ڈرو، پھر اس کے بعد تم (اپنے عہد سے) پھر گئے، تو اگر اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوتے البقرۃ/63-64

پھر موسی علیہ السلام نے بنو اسرائیل کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ ارض مقدس فلسطین میں چلیں تو وہ ان کے ساتھ چل پڑے اور پھر اھل فلسطین جو کہ سخت تھے ان سے ڈر گئے اور موسی علیہ السلام کی نافرمانی کی اور سرکشی کرنے لگے، اس کا ذکر اس آیت میں ہے:

ان لوگوں نے کہا، اس موسی جب تک وہ لوگ وہاں رہیں گے ہم لوگ کبھی بھی وہاں نہیں جائیں گے، تم اور تمہارا رب دونوں جا کر جنگ کرو ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے المائدۃ/24

تو موسی علیہ السلام نے ان کے لئے بد دعا کی تو اللہ تعالی نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انہیں یہ خبر دی کہ ارض مقدس ان کے لئے حرام ہے، اور رہ کہ وہ زمین میں چالیس سال تک گھومتے پھریں گے تو ان پر غمزدہ نہ ہوں۔

فرمان باری تعالی ہے:

موسی علیہ السلام نے کہا، اے میرے رب! مجھے اپنے بھائی اور اپنے علاوہ کسی پر اختیار حاصل نہیں ہے، پس تو ہمارے اور نافرمانوں کے درمیان فیصلہ کر دے، اللہ تعالی نے فرمایا، تو وہ زمین چالیس سال تک کے لئے ان کے لئے حرام کر دی گئی ہے وہ لوگ زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے، پس ان نافرمانوں پر افسوس نہ کریں المائدۃ/25-26

تو اس طرح موسی علیہ السلام نے بنو اسرائیل کی ملامت اور ان کے شکوہ شکایت کی کثرت پر صبر کیا اور ان چالیس سالوں میں حارون علیہ السلام کی وفات بھی ہوئی اور پھر موسی علیہ السلام بھی اللہ تعالی سے جاملے اور بنو اسرائیل کی اکثریت بھی فوت ہو گئی۔

اور جب یہ مدت ختم ہوئی تو یوشع بن نون علیہ السلام انہیں لے کر ارض مقدس میں داخل ہوئے اور اس کا محاصرہ کیا حتی کہ اسے فتح کر لیا، اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ارض مقدس میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں لیکن انہوں نے اس پر عمل نہ کیا اور وہ اپنے سرینوں کے بل داخل ہوئے۔

اور اللہ عزوجل نے بنو اسرائیل کو بہت عظیم نعمتوں سے نوازا اور انہیں فرعون سے نجات دلائی، اور انہیں اچھا اور طیب رزق دیا اور ان میں انبیاء اور بادشاہ پیدا کئے، اور انہیں سب جہانوں والوں پر فضیلت دی لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان سب نعمتوں کا کفر اور ناشکری کی اور اللہ تعالی کا شکر ادا نہیں کیا۔

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور یاد کرو جب موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا اے میری قوم! تم اپنے اوپر اللہ تعالی کے احسان یاد کرو کہ اس نے تم میں انبیاء پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا، اور تمہیں وہ کچھ دیا جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا المائدۃ/20

اور یہودیوں کے برے اقوال اور خبیث قسم کے افعال ہیں جن کی وجہ سے وہ لعنت کے واجب ٹھرے اور اللہ تعالی کے غیض و غضب کا شکار ہوئے، ان اقوال و افعال میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

_ انہوں نے اللہ تعالی پر بخل کی تہمت لگائی:

اور یہود نے کہا کہ اللہ تعالی کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، انہی کے ہاتھ (ان کی گردن کے ساتھ) باندھ دیئے گئے ہیں، اور ان کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت بھیج دی گئی ہے بلکہ اللہ تعالی کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے المائدۃ/64

_ اورانہوں نےاپنے اس قول ساتھ کفر کا ارتکاب کیا جو کہ بہتان عظیم ہے :

اور اللہ تعالی نے یقیناان لوگوں کی بات سن لی جنہوں نے یہ کہا کہ بے شک اللہ تعالی فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں آل عمران /181

_ اللہ تعالی انہیں تباہ وبرباد کرے وہ کہاں الٹے جارہے ہیں انہوں نے اللہ تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرڈالی :

اوریہودیوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کی اولاد ہے التوبۃ/30

_ اورجب انہیں تورات پہنچی تو اس کے بہت سارے احکام کا انہوں نے انکار کردیا ، ، اور اللہ تعالی کے راستے سے روکا ، ظلم کو مباح کرلیا تو اللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے سزا دی ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

پس یہود کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کچھ حلال چیزوں کو حرام کردیا جو ان کے لئے پہلے حلال کی گئی تھیں اور اس وجہ سے کہ انہوں نے بہتوں کو اللہ تعالی کی راہ سے روکا اور سود لیا حالانکہ انہیں اس سے روکا گیا تھا اور لوگوں کا مال ناحق کھایا اور ہم نے ان میں سے کفر کرنے والوں کے لئے ایک دردناک عذاب تیار کررکھا ہے النساء /161

_ اوران کے بہتانوں میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ ہم اللہ تعالی کےبیٹے اوراس کے محبوب ہیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

اوریہود ونصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے بلکہ تم بھی اس کے پیدا کئے ہوئے انسان ہو المائدۃ/18

_ اوران کے کذب وبہتان میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو یہودی یا نصرانی ہوگا ، یہ ان کی من مانی تمنائیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ البقرۃ/111

_ اوران کے افتراء اورکذب میں سے ان کا یہ بھی قول ہے :

اورانہوں نے کہا کہ ہمیں چند دن سے زیادہ ہرگز آگ نہیں چھوئے گی ، آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم نے اللہ تعالی سے کوئی عہد وپیمان لے لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم اللہ تعالی کے بارہ میں وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے البقرۃ/80

_ اوران کے مکروخیانت میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تورات میں تحریف کرتے تھے ، اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

بعض یہودی کلمات کو ان کی جگہ سے ہٹا کران میں تحریف کرتے ہیں النساء /46

_ اوران کے جرائم میں سے یہ بھی ہے کہ ، وہ اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر اور اللہ تعالی کے انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے ، تو اللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی سزا دی جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اوران پرذلت ومحتاجی مسلط کردی گئی اوروہ اللہ تعالی کے غضب کے مستحق ہوئے ، یہ اس لئے کہ وہ لوگ ہمیشہ اللہ تعالی کی آیتوں کوجھٹلاتے رہے اورانبیاء کوناحق قتل کرتے رہے ، یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے تھے اوراس کی حدودسے تجاوزکرتے تھے البقرۃ/61

_اوراس لئے کہ یہودیوں کے بہت ہی زیادہ ظلم وبہتان ترازیاں اوربرے اعمال اورانکازمین میں فساد کرنے کے سبب سے اللہ تعالی نے ان کے درمیان آپس میں ہمیشہ ہمیشہ اورقیامت تک کے لئے دشمنی اورعداوت اوربغض وعناد ڈال دیا ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

اورہم نے روزقیامت تک کے لئے ان کی آپس میں دشمنی اوربغض وعناد پیدا کردی ہے ، جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اللہ تعالی اسے بجھا دیتا ہے ، ان کا توکام ہی زمین میں فساد پھیلانا ہے ، اوراللہ تعالی فساد بپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا المائدۃ/64

_اوریہودی لوگوں میں سے بزدل ترین انسان ہیں ، اوران کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ، اوران کی خواہشات بھی ہرایک سے جدا ہیں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

یہودی اورمنافق لوگ تم سے لڑ کر جنگ نہیں کریں گے ، مگر قلعہ بند بستیوں میں چھپ کر یا پھر دیواروں کی آڑلے کر ، آپ انہیں اکٹھا سمجھتے ہیں لیکن ان کا آپس میں شدید اختلاف ہے ، حالانکہ ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایسا اس لئے ہے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں الحشر/14

اوریہودی مومنوں کے سب سے بڑے اورجانی دشمن ہیں ، اوریہودی موت کوناپسند کرتے اوراس سے بھاگتے ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ موت کے بعدان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ۔

جیساکہ اللہ تعالی نےاپنے اس ارشاد میں ذکرفرمایا ہے :

اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ ، اے قوم یہود! اگرتمہارہ خیال ہے کہ تمام لوگوں کے سواصرف تم ہی اللہ کے دوست ہوتواپنی موت کی تمنا کرو ، اگرتم اپنے دعوی میں سچے ہو ، اوروہ کبھی بھی اپنے مرنے کی تمنا نہیں کریں گے ان بداعمالیوں کی وجہ سے جووہ کرچکے ہیں اوراللہ تعالی ظالموں کوخوب جانتا ہے الجمعۃ/

اوریہودی اپنی ضلالت وگمراہی اورفساد وسرکشی اورتحریف پرقائم رہے اوراللہ تعالی نے بنواسرائیل میں بہت سے انبیاء اوررسول بھی مبعوث کیئے تاکہ انہیں صراط مستقیم کی طرف واپس لایا جاسکے ، توان میں کچھ تومومن ہوگئے اورکچھ نے کفرکیا حتی کہ ان میں اللہ تعالی نے عیسی بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ۔ .

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر: 10242